ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE: 2789-8784

ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com

ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.5,Issue No.2(2023)
(July to September)

روشن نگینوی کی نظموں کا فکری و فنی جائزہ

Intellectual and Technical Analysis of Roshan Nageenvi's Poems

جاوید منیر

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

ڈاکٹر محمد امتیاز

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

عظمت شہزاد

پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

Javed Muneer

Ph.D Scholar, Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology,Peshawar

Dr. Muhammad Imtiaz

Associate Professor,Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology, Peshawar

Azmat Shahzad

Ph.D Scholar, Department of Urdu, Sarhad University of Science and Information Technology,Peshawar

Abstract:

Roshan Nageenvi (1925-1989) was a Urdu poet, who wrote Ghazals, Nazams in his forty six years of literary life. He wrote all famous traditional and latest types of Urdu poems. He used so many topics like love, philosophy, religion, equality etc. to flourish his poems. Roshan Nageenvi had very good command on art of Urdu poems. Because the quality and quantity of his poems , he became a very important poet of Urdu poems.This poem, which started from the Deccan, has over time established its roots in the Urdu language with the finest creations. Almost every poet of Urdu language has created a poem. This journey starts with genres like Masnawi, Qaseedah, Murtiya, Masamt, Qatah, Sanzafbandh, Tarjeebandh and then reaches the modern poem. Similarly, from the mention of religion, Sufism and festivals to the poetry of every important topic of life, Urdu poetry has an impressive history. Here are some important early poets of this successful journey of poetry

Keywords: Roshan Nageenvi, traditional, Urdu poems, Similarly, impressive history

نظم "عربی زبان کا لفظ ہے۔ نظم کی لغوی معنی پرونا، ترتیب دینا کے ہیں جب کہ اصطلاحی معنی کافی پھیلے ہوئے ہیں۔ کشاف تنقیدی اصطلاحات میں نظم کی تعریف کچھ اس طرح ہے۔

"نظم کے عام مفہوم کے مطابق ہر کلامِ منظوم نظم ہے۔ لیکن نظم کے ایک محدود معنی
بھی ہیں جن کے مطابق نظم ایک صنفِ سخن ہے"(۱)

جبکہ شمس الرحمٰن فاروقی لکھتے ہیں "ہر وہ منظوم کلام جو "غزل" نہ ہو "نظم" ہے۔"(۲)

اردو شاعری کی ابتدا میں اُردو نظم کا واضح تصور موجود نہ تھا۔ اسی وجہ سے مثنوی، قصیدہ وغیرہ کو بھی نظم سے الگ صنف سمجھا جاتا تھا اور غزل کو بھی۔ جب کہ دنیا کی دوسری زبانوں کی طرح اردو میں بھی ادب کی تقسیم نظم اور نثر کی شکل میں ہی ہے۔ ادب کی تعریف کے حوالے سے رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں۔

"دنیا کی ہر بڑی زبان کی طرح اُردو کا وسیع ذخیرہ ادب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ ا۔
نظم ۲۔ نثر"۔(۳)

دراصل اُردو ادب میں "نظم" لفظ رائج ہونے سے پہلے نہ صرف مثنوی، قصیدہ کی روایت بہت مضبوط ہو چکی تھی بلکہ اُردو غزل بھی الگ سے اپنا مقام بنا چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اردو نظم کی ابتدا میں انہیں نظم سے الگ سمجھا گیا۔ آج کے دور میں نظم کے معنی میں بہت وسعت آچکی ہے اور تمام قدیم شعری اصناف بمعہ غزل کے نظم کی ہی ذیلی اصناف شمار ہوتی ہیں۔ اگر غزل کو نظم سے الگ صنف کے طور پر دیکھا جائے تو بھی اردو زبان میں نظم کی اہمیت کم نہیں ہوتی کیونکہ اردو زبان میں نظم کی ابتداء کو قدامت حاصل ہے۔ اور نظم ہی نے ابتداً شاعر کو اظہار اور سامع کو حظ فراہم کیا۔ اردو نظم کی ابتداء کے حوالے سے ڈاکٹر وزیر آغا لکھتے ہیں۔

"غزل کی طرح اردو نظم کا آغاز بھی دکنی دور سے ہوتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دکنی
دور میں نظم پہلے وجود میں آئی اور غزل بعد میں۔"(۴)

دکن سے شروع ہونے والی اس نظم نے وقت کے ساتھ ساتھ عمدہ ترین تخلیقات سے اپنی جڑیں اردو زبان میں پیوست کی ہیں۔ اردو زبان کے تقریباً ہر شاعر کے ہاں نظم تخلیق کی گئی ہے۔ مثنوی، قصیدہ جیسی اصناف سے شروع ہونے والا یہ سفر، مرثیہ، مسمط، قطعہ، ترکیب بند، ترجیع بند اور پھر جدید نظم تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح مذہبی، تصوف اور تہواروں کے تذکرے سے لے کر زندگی کے ہر اہم موضوع کو نظم کرنا اردو نظم کی متاثر کن تاریخ ہے۔ نظم کے اس کامیاب سفر کے ابتدائی چند اہم شعراء یہ ہیں۔ علی عادل شاہ، وجہی، قلی قطب شاہ، میر تقی میر، غالب، میر حسن، مومنؔ، ذوقؔ، انیسؔ، مرزا دبیرؔ، نظیر اکبر آبادی، محمد حسین آزادؔ، الطاف حسین حالیؔ، جوشؔ، حفیظؔ جاندھری، علامہ محمد اقبالؔ وغیرہ ۔ محمد حسین آزادؔ نے جدید نظم کے لیے راہیں ہموار کیں اور علامہ محمد اقبالؔ کی نظم نے اپنے بعد میں آنے والے ہر نظم کے شاعر کو متاثر کیا۔ قیامِ پاکستان تک قدیم نظم، جدید نظم تک کا سفر طے کر چکی تھی ۔ جس کے تحت معریٰ نظم و آزاد نظم کا چلن عام تھا۔

اسی دور میں روشن نگینوی بھی اپنی نظم نگاری جاری رکھے ہوئے تھے۔ ادبی حلقوں میں دو تین دہائیوں پہلے تک روشن نگینوی کو بطور شاعر اچھا خاصا جانا جاتا تھا۔ پھر اُن کی اچانک موت نے انھیں آہستہ آہستہ ادبی منظر نامہ سے اوجھل کر دیا۔ روشن نگینوی جن کا اصل نام سید سلطان احمد زیدی ہے اپنی پیدائش اور تخلص کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"میرا اصل نام 'سید سلطان احمد' ہے روشن تخلص ۱۲۔ جولائی ۱۹۲۵ء کو 'نگینہ' ضلع بجنور (یو۔پی) کے خاندانِ سادات میں پیدا ہوا اور جگہ کی مناسبت سے روشن نگینوی کے نام سے ادبی حلقوں میں روشناس ہوں۔"(۵)

روشن نگینوی نے تقسیمِ ہند سے پہلے کہ سیاسی و معاشی دگرگوں حالات میں غربت و افلاس کا سامنا کیا اور اسی وجہ سے نگینہ کو 1942ء میں ہی چھوڑ دیا تھا۔ تقسیم تک شملہ اور دہلی میں رہے۔ شاعری کی ابتداء بہت پہلے ہو چکی تھی جس کا ذکر انہوں نے اپنے تعارف میں کیا ہے۔ شملہ اور دہلی میں مشاعروں میں شرکت کرتے رہے اور اپنے ادبی ذوق کی خوب تربیت و تسکین کی۔ تقسیمِ ہند کے بعد کے واقعات کو ڈاکٹر محمد امتیاز یوں لکھتے ہیں۔

" تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان ہجرت کی سنہ ۵۴ء تک راولپنڈی میں رہائش پذیر رہے۔ پاک فضائیہ میں ملازمت ملی تو بسلسلہ ملازمت کراچی چلے گئے۔ ۱۹۵۷ء میں پشاور تبادلہ ہوا۔ یہاں فضائیہ کے پیڈ کواٹر میں جی ایس او کے عہدے پر فائز ہوئے اور یہیں سے سبکدوش ہوئے۔ روشن نگینوی کو پشاور کی فضا ایسی پسند آئی کہ تا وفات (۱۹۸۹ء) یہیں رہے۔"(۶)

روشن نگینوی نے اپنے تقریباً نصف صدی کے ادبی سفر میں غزل اور نظم دونوں میں ہی قابلِ قدر نمونے تخلیق کیے ہیں۔ بطور غزل گو اُن کی تخلیقات کی تعداد نظموں سے کہیں زیادہ ہے۔ اپنے چھیالیس سالہ ادبی سفر میں انھوں نے پانچ سو (۵۰۰) کے لگ بھگ غزلیں تخلیق کیں۔ جب کہ معیاری نظموں کی بھی اچھی خاصی تعداد اُن کے کلام کا حصہ ہے۔ جس کی وجہ سے اُن کی نظم نگاری کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اُن کی نظموں کے معیار اور تعداد کے حوالے سے ڈاکٹر محمد امتیاز لکھتے ہیں۔

"روشن نگینوی جتنے غزل کے ایک اچھے شاعر تھے اسی قدر نظم کے بھی تھے۔ اُن کی نظموں کی تعداد ۱۲۰ اس ہے۔ قومی و ملی نغمے اس کے علاوہ ہیں۔"(۷)

یوں بطور نظم نگار بھی روشن نگینوی کا کام کسی بھی ہم عصر نظم گو شاعر سے کم درجے کا نہیں۔ اگر اُن کے ہاں اصنافِ نظم کی ہئیتوں کے استعمال کا جائزہ لیا جائے تو یہ نظر آتا ہے کہ اس دور کی تمام مروجہ اصنافِ نظم میں اُن کے ہاں طبع آزمائی کی گئی ہے۔ جس میں قطعہ، رباعی، مسمط، ترکیب بند، ترجیع بند، مستزاد، پابند نظم، نظم معریٰ، آزاد نظم وغیرہ سب کے ہی عمدہ نمونے اُن کی شاعری میں موجود ہیں۔ نظم کی ہئیت کے حوالے سے وہ روایت پسند اور جدت کو خوش اسلوبی سے قبول کرنے والے شاعر کے طور سامنے

آتے ہیں۔ اُن کی صرف ایک کتاب "اوجِ پاکستان" کی ہی طباعت ممکن ہو سکی جو کہ نظموں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ 1966ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب کا انتساب اُنہوں نے اُس دور کے پاک فضائیہ کے سربراہ کے نام کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

"میں یہ مجموعہ منظومات بکمالِ خلوص و عقیدت عالیجناب ائیر مارشل ایم-نور خان ،ہلالِ جرات، ستارہ پاکستان، ستارہ قائداعظم، کمانڈر انچیف پاکستان فضائیہ کے نامِ نامی معنون کرتا ہوں۔"(۸)

اوجِ پاکستان ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے تناظر میں تخلیق کیا گیا نظموں کا مجموعہ ہے۔ زیادہ تر نظموں کا موضوع 65ء کی جنگ اور اس سے متعلقہ واقعات ہیں۔ لکھتے ہیں "اوجِ پاکستان قومی نظموں، غنائیوں اور ملی ترانوں پر مشتمل ہے۔"(۹) اس مجموعہ کے شائع ہونے کی وجہ بھی جنگ کے فوراً بعد جنگ سے متعلق موضوعات کی نظموں کی تخلیقات ہے۔ اسی مجموعہ کلام میں دو ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جن پر روشن نگینوی کو صدرِ پاکستان کی طرف سے انعام سے نوازا گیا تھا۔ جس سے ملکی سطح پر روشن نگینوی کو پذیرائی ملی۔ یہ الگ بات ہے کہ اُن دونوں نظموں کا موضوع صدرِ پاکستان کو ہیرو کے طور پر پیش کرتا ہے۔ پہلی نظم "جہادِ ایوب" ہے۔ اس کی ہئیت مسدس ترجیع بند کی ہے اس میں بتیس (۳۲) بند ہیں یوں یہ ایک طویل مسدس ترجیع بند نظم ہے۔ نظم کا آخری بند ملاحظہ ہو۔

جہادِ ایوب

تو نے مشکل کو کر دیا آسان　　تیرے ممنون ہیں اہلِ پاکستان
مردِ مومن کی ہے یہی پہچان　　سر سے پا تک خلوص اور ایمان
عمر ہو تیری خضر سے بھی زیاد
قائدِ انقلاب　　زندہ باد(۱۰)

دوسری انعام یافتہ نظم کا عنوان ہے "جری رہنما" ہے۔ یہ نظم بھی صدر ایوب کے حوالے سے ہے۔ اس نظم کی ہئیت مثمن ترجیع بند کی ہے۔ انعامات کا ذکر نظم کتاب میں موجود ہے۔ دیگر نظمیں کچھ تو چند شہروں کی جنگ میں کردار کے حوالے سے تخلیق کی گئی ہیں۔ جیسے "سیالکوٹ، سرگودھا، لاہور" کچھ جنگی ہیروز جیسے "مشرقی پاکستان کے ہوا باز، مردِ مومن (ایم ایم عالم)، زندہ جاوید (ایس۔ اے رفیقی)، شہیدانِ وطن" وغیرہ ہیں جبکہ کچھ ملی نغمے، ترانے قومیت اور حب الوطنی کے جذبے کے حوالے سے تخلیق کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مجموعہ میں دو غنائیے بھی شامل جو قدیم صنفِ نظم "غنائیہ" کی تجدید ہیں۔ روشن نگینوی لکھتے ہیں۔

"دو غنائیے بھی شاملِ مجموعہ ہیں۔ پہلا غنائیہ نہر ہندوکش کی زبانی جنگ کی کہانی بیان کرتا ہے۔ دوسرا غنائیہ "نیا اُجالا" انقلاب سے قبل کے واقعات اور مابعد ترقیاتی ادوار کا آئینہ دار ہے۔ یہ دونوں غنائیے ریڈیو پاکستان سے بھی نشر ہو چکے ہیں۔"(۱۱)

یوں محولا بالا نظموں کا مجموعہ کئی اہم اصنافِ نظم کی تخلیقات کے ساتھ ملی و قومی شاعری کے حوالے سے نظم کا ایک اہم مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ نظموں کا یہ مجموعہ ضخامت کے حساب سے تو مختصر ہے۔ لیکن اپنے موضوع کے حوالے سے یہ ایک قابلِ قدر مجموعہ ہے۔ روبینہ رشید "اوجِ پاکستان" کی نظموں کے بارے میں لکھتی ہیں۔

> "روشنؔ نگینوی اپنی ان نظموں میں وطن کی محبت کے حوالے سے خاصے پر جوش ہیں۔ وطن کی محبت ان کی رگوں میں رچی بسی ہے چونکہ وہ خود افواج پاکستان کا حصہ رہے ہیں اس وجہ سے یہ نظمیں ان کی قومی و ملی شاعری کے ضمن میں خوبصورت اضافہ ہیں۔"(۱۲)

اسی طرح ایک غیر مطبوعہ مجموعہ کلام "نگینے" ہے جس میں روشنؔ نگینوی نے صرف قطعات وچند رباعیاں شامل کی ہیں۔ موضوع کے حوالے سے اس مجموعہ میں بہت تنوع ہے ہر قطعہ یا رباعی زندگی کو کسی نئے زاویے سے بیان کر رہی ہے اور زندگی کا ہر اہم موضوع اُن کے قطعات اور رباعیوں میں موجود ہے۔ روشنؔ نگینوی کی تمام شاعری ہی نہایت سادہ اور روزمرہ کی زبان میں ہے، غیر مانوس الفاظ اور خیال انھوں نے دانستہ نہیں برتے۔ اسی طرح اُن کے قطعات اور رباعیاں بھی نہایت سلیس اور شُستہ زبان میں تخلیق کی گئی ہیں۔ زبان، مضامین اور اسلوب ایسا کہ عام سی اردو جاننے والا اور شعری ذوق رکھنے والا بھی لطف اُٹھائے۔ "نگینے" کے تعارف میں عبدالحمید عدمؔ لکھتے ہیں۔

> "روشنؔ کے قطعات زندگی کی گوناگوں کیفیات کی ترجمانی، مترنم اور وجد انگیز نقوش ہیں۔ موضوع کے معاملہ میں روشنؔ ایک نگاہِ محیط کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہر موضوع اس کی طبع آزمائی اور جوہر نمائی کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ لیکن مضامین کی وسعت اور تنوع کے باوصف روانی، رنگ اور رچاؤ کہیں اُس کے شعر کا دامن نہیں چھوڑتے۔"(۱۳)

عبدالحمید عدمؔ کے اس جامع تبصرے سے روشنؔ نگینوی کی نظم نگاری کی حیثیت اور کئی صفات واضح ہو جاتی ہیں۔ اُن کی نظم کی روانی، اور ترنم خاص طور پر قاری کو متاثر کرتا ہے۔ طوالت سے بچنے کے لیے ذیل میں صرف دو قطعے لکھے جا رہے ہیں پہلے قطعے سے کسی حد تک روشنؔ نگینوی کا شعری نظریہ عیاں ہے جبکہ دوسرے قطعے سے اُن کا چار مصرعوں کی اس نظم میں موضوع کا انتخاب، اظہار کا حسن اور زبان کی سادگی دکھانا مقصود ہے ملاحظہ ہو۔

☆

رقص کرتی ہوئی تحریر نظر آئے گی　　شاعری زیست کی تفسیر نظر آئے گی
آپ دیکھیں مرے اشعار کے آئینے میں　　آپ کو اپنی ہی تصویر نظر آئے گی

☆

گلستاں کے وقار کی خاطر　　دل کو پیہم فریب دیتے ہیں

ہم خزاں کو بہار کہہ کہہ کر　　اپنا دامن سمیٹ لیتے ہیں

دوسرے قطعہ کو اگر ملک کے حالات و واقعات کے تناظر میں دیکھا جائے تو کس عمدگی سے انہوں نے کنایتاً ملکی حالات کا دوسرا اور اہم رُخ دکھایا ہے۔ اُن کے زیادہ تر قطعات میں قافیہ کی یہی ترتیب برتی گئی ہے جو محولہ بالا قطعات میں موجود ہے یعنی دوسرا اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور بعض جگہ ہم ردیف بھی ہیں۔ جبکہ باقی غیر مطبوعہ مجموعوں میں غزلیں اور نظمیں دونوں ہی شامل ہیں۔ اُن کی غیر مطبوعہ کتب کی تفصیلات کا ذکر ڈاکٹر محمد امتیاز اپنے ایک مقالے میں یوں کرتے ہیں۔

" ان (روشن نگینوی) کے حسب ذیل نو(۹) شعری مجموعے وجود میں آئے۔ نگینے، نکہتیں، رگِ سنگ، آئینہ گفتار، حرفِ فروزاں، شعلہ زار، چراغِ فردا، غیب و حضور اور اوجِ پاکستان "(۱۴)

درج بالا تمام غیر مطبوعہ شعری مجموعے روشن نگینوی کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ڈاکٹر محمد امتیاز کے پاس محفوظ ہیں۔ اُن کی نظموں میں علم بیان (تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز مرسل) و علم بدیع (صنائع، بدائع) کا مناسب اور دل کش استعمال جابجا موجود ہے ۔ فنِ شاعری پر اُن کی گرفت کو ہر کسی نے تسلیم کیا ہے۔ نادر تشبیہات اُن کی نظموں کو دل کش بناتی ہیں۔ جیسے

ے　ہر ایک گام پہ ملتا ہے مہہ وشوں کا ہجوم

زمیں پہ جیسے اُتر آئے ہوں فلک سے نجوم

ے　اُڑ تا رہا شہباز کی مانند ہوا میں

افواج کی امداد بھی کرتا تھا فضا میں

اسی طرح استعارہ بھی اُن کی غزل و نظم دونوں کو ہی وسعتِ معنی فراہم کرتا ہے۔ ذیل کا شعر اُن کی نظم "رئیس الامرا" سے لیا گیا ہے جس میں مہِ کامل کا استعارہ مولانا محمد علی جوہر کے لیے برتا گیا ہے۔

ے　جگمگایا جس کی کرنوں سے جہانِ آگہی

دانشِ فکر و نظر کا وہ مہِ کامل تھا تُو

تمام نظم مولانا محمد علی جوہر کے تحریک آزادی اور تحریک خلافت میں متحرک کردار کے حوالے سے ہے۔ اسی طرح مجاز مُرسل اور کنایے کا بھی عمدہ استعمال اُن کی نظموں کا خوبصورت پہلو ہے۔ جبکہ صنائع بدائع کے استعمال میں بھی روشن نگینوی کو خاصی مہارت حاصل ہے۔ اُن کی دو نظمیں " فردوس جمال و جشنِ شہنشاہیت ایران " میں صنعت توشیح استعمال کی گئی ہے۔ شاعری میں

صنعتِ توشیح کا استعمال بہت کم ہوا ہے اور صرف استاد شاعر ہی ایسی صنعتیں استعمال کرتے ہیں۔ صنعتوں کے استعمال کی مزید چند مثالیں۔ صنعت حسنِ تعلیل ہو۔

ے　کھیتوں کی ہریالی ان کی ہمت کے گن گائے
بہتا دریا ان کی جرات کے قصے دہرائے

صنعتِ اعداد:۔

ے　ایک، دو کیا گیارہ طیارے کئے دشمن کے ڈھیر
پھر بھی سنتے ہیں نہیں ابتک طبعیت تیری سیر

صنعت مبالغہ:۔

ے　دوزخ سے کم نہیں مرا ماحول آتشیں
میں سوچتا ہوں تم کو بھلا دوں مگر نہیں

صنعت تضاد:۔

ے　زمیں سے تا بہ فلک آج تیرے قصے ہیں
بلند تو نے کیا جنگ میں وقارِ وطن

صنعت مراۃ النظیر:۔

ے　ارمانِ وطن، جانِ وطن، شانِ وطن ہیں
یہ اپنے محافظ ہیں نگہبانِ وطن ہیں

صنعت تلمیح:۔

ے　خونِ ہابیل سے قابیل نے ہاتھوں کو رنگا
بربریت کے جہاں سوز شرارے لپکے

محولا بالا چند اشعار سے ہی روشؔ نگینوی کی کئی فکری جہتیں بھی سامنے آتی ہیں۔ اُن کی مزدور دوستی اور برابری کی خواہش انہیں ترقی پسند نظم نگار کے طور سامنے لاتی ہے۔ لیکن وہ ترقی پسند تحریک میں اُس طرح سے شامل نہیں تھے کہ اُن پر لیبل لگ جائے ۔ روشؔ نگینوی کی بہت سی نظمیں قیامِ پاکستان کی جد وجہد کی تاریخ کو منظوم انداز میں سامنے لاتی ہیں۔ یوں اسلام و پاکستان کی تاریخ اُن کی فکر کا ایک اہم پہلو قرار پاتا ہے۔ اسی طرح ۱۹۶۵ء کی جنگ کے تناظر میں کی گئی اُن کی شاعری ان کی فکر کے حب الوطنی کے پہلو کو عیاں کرتی ہے۔

روشن نگینوی کی نظموں کا اگر اردو نظم کی موضوعاتی اصناف کے حوالے سے مطالعہ کیا جائے تو بھی اردو نظم کی تقریباً تمام مروج موضوعاتی اصناف میں انہوں نے نظمیں تخلیق کی ہے جن میں "حمد، نعت، منقبت، مرثیہ (شخصی و کربلائی)، شخصی نظمیں" وغیرہ نمایاں ہیں۔ نعت کے معاملے میں انھوں نے کئی نعتیں نہایت عقیدت و احترام سے تخلیق کی ہیں۔ دو نعتوں کے پہلے دو شعر ملاحظہ ہوں۔

ے　　فکر و نظر کی شمع جلائی حضور ﷺ نے

انسانیت کی بزم سجائی حضور ﷺ نے

ے　　زمیں کا بخت جاگا رحمت العالمیں ﷺ آئے

صداقت کے علمبردار سیرت کے نگیں ﷺ آئے

محولہ بالا دونوں نعتیں "آئینہ گفتار" میں موجود ہیں۔ روشن نگینوی کی نعت کی ایک اچھی بات یہ بھی ہے کہ انہوں نعت کی تخلیق میں حضور ﷺ کے سراپا کے بجائے، کردار، اخلاق اور عظمت کو بیان کیا ہے جو یقیناً معیاری نظم کے زمرے میں آتا ہے۔ اُن کے ہاں لکھی گئی بہت سی نعتیں، مرثیے، منقبت و سلام اُن کی مذہبی سوچ کی عکاسی کرتے ہیں۔ اُن کے ہاں ایک ساقی نامہ بھی تخلیق کیا گیا ہے یہ بھی روایتی "ساقی نامہ" نظم کی تجدید ہے۔ جبکہ شخصی مرثیے کے بھی کئی عمدہ نمونے انہوں نے تخلیق کئے جن میں اپنے والد کی وفات پر لکھی گئی نظم "یاد"، اپنے بیٹے کی شہادت پر لکھی گئی نظم "تو کہاں ہے اے مرے لختِ جگر نورِ نظر" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ کئی ایک شخصی نظمیں بھی انھوں نے تخلیق کی ہیں۔ جن میں چند ایک "غالبؔ، روزِ سعدی شیرازی، شاعر مشرق، قائداعظم، حضرت امیر خسرو، ماؤزتنگ، محمد علی جوہر" وغیرہ جیسی کتنی ہی اعلیٰ پایے کی نظمیں ہیں۔ قائداعظم کے حوالے سے نظم کا پہلا بند ملاحظہ ہو۔

قائداعظم کی ناگہانی موت کی خبر سن کر

حوادث ہر اک سمت سے آرہے ہیں　　مصائب گرجتے ہوئے آرہے ہیں

سفینوں سے طوفان ٹکرا رہے ہیں جو ساحل پہ ہیں وہ بھی گھبرا رہے ہیں

شرر بار و شعلہ فشاں آسماں ہے

کہاں ہے وہ مردِ مجاہد کہاں ہے

محولہ بالا نظم غیر مطبوعہ مجموعہ کلام "شعلہ زار" سے لی گئی ہے۔ یہ نظم مخمس ترجیع بند کی ہئیت میں تخلیق کی گئی ہے۔ اچھی خاصی تعداد میں شخصی نظموں کی تخلیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ روشن نگینوی نے دوسرے صاحب علم و عمل لوگوں کی خدمات کا نہ صرف اعتراف کیا ہے بلکہ انہیں خراجِ تسکین بھی پیش کیا۔ روشن نگینوی کی نظم نگاری، روایتی نظم کے ہئیتی حسن کے ساتھ ساتھ مقصدیت کی شاعری ہے۔ اس کے علاوہ عورت کا احترام و مقام کا موضوع، بچوں کے لیے نظمیں، مذہبی موضوعات، شجر کاری، عالمی

سیاست و معاشرت، استحصال، اُمید غرض کہ ہر اہم موضوع کو انھوں نے نظم کیا ہے۔ جو کہ اُن کی روشن فکر کا آئینہ دار ہے۔ وہ ایک جمالیت پسند اور رومانوی شاعر بھی ہیں اُن کی نظمیں محبوب، فطرت، وطن اور روشن مستقبل کے حسن کے حصار میں دکھائی دیتی ہیں۔ سید اقتدار علی مظہر اُن کی شاعری کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> "وہ (روشنؔ نگینوی) دماغی کاوشوں سے ادب برائے زندگی پیدا کرتا ہے۔ وہ ادب برائے ادب کا صرف اس حد تک قائل ہے کہ اپنی تخلیقات میں فنی پہلوؤں کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ایسے خیالات نظم نہ کیے جائیں جو پڑھنے والوں کو خیالی دنیا میں پہنچا کر محض ذہنی لذت اور بے مقصد لطف اندوزی کی ترغیب دیں۔"(۱۵)

روشنؔ نگینوی کی نظم نگاری مقصدیت سے بھرپور ہے۔ زندگی کو سمجھنے، بیان کرنے اور بہتر کرنے کی شاعری ہے۔ عشق و محبت کا ذکر ہے تو اخلاقیات کے دائرے میں رہ کر۔ اُن کی نظم تربیت، تعلیم، رہنمائی کی غرض سے تخلیق پاتی ہے۔ تاریخ، فلسفے اور خلوص سے اپنا مواد حاصل کرتی ہے۔ یوں روشنؔ نگینوی اُردو نظم کے ایک اہم شاعر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ اُن کی روشن اور امن پسند فکر جاننے کے لیے ایک آزاد نظم کی کچھ ابتدائی لائنیں ملاحظہ ہوں۔

کاش ایسا بھی ہو
جنگ کا سائرن
سنتے سنتے مری روح پتھرا گئی
کان سُن ہو گئے
ہر تنِ مُو دھواں دے اُٹھا
اور نفس
اک فتیلے کی مانند جلنے لگا
پے بہ پے دم بہ دم گھن گرج کا چلن
گنبدِ جاں پہ سنگِ صدا تیشہ زَن
کیا یہی وہ زمیں ہے کہ جس کے مکیں
تیرے نائب ہیں اے خالقِ لم یزل
دشمنِ اِنس و جاں محوِ جنگ و جدل

محولہ بالا نظم کی کچھ لائینوں سے ہی روشن نگینوی کی امن پسند سوچ اور اس کے لیے متاثر کُن شعری کاوشیں عیاں ہیں۔ اس طرح کی کئی فکر انگیز اور تعمیری سوچ کی نظمیں اُن کی شاعری کا قابلِ قدر حصہ ہیں۔ جنہیں پڑھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُن کی نظم اردو نظم نگاری کی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ جو کہ اردو نظم کی روایت کو احسن طریقے سے بڑھا رہی ہے۔

روشن نگینوی کی اچانک موت ۷۔ اگست ۱۹۸۹ء کو، پی ٹی وی کے مشاعرہ کے دوران اپنا کلام سناتے ہوئے، حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی (اللہ اُن کی مغفرت فرمائے۔ آمین)۔ یوں ایک ایسا شاعر جس نے ساری زندگی ادب کی آبیاری کی ہمیشہ کے لیے جُدا ہو گیا۔ روشن نگینوی کی نظم سے واقفیت آج کے اردو ادب کے ادباء، ناقدین اور قاری کے لیے ایک خوشگوار ادبی جھونکا ثابت ہو گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن کے غیر مطبوعہ کلام کو اردو ادب کی تاریخ میں محفوظ کرنے کے لیے اُن کے غیر مطبوعہ کلام کی طباعت ممکن بنائی جائے۔

حوالہ جات

۱۔ ابو الاعجاز صدیقی، کشاف تنقیدی اصطلاحات، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۵ء، ص ۹۹

۲۔ شمس الرحمٰن فاروقی، تعبیر کی شرح، کراچی، اکادمی بازیافت، ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۷

۳۔ رفیع الدین ہاشمی، اصنافِ ادب، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص ۱۳

۴۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، اردو شاعری کا مزاج، نئی دہلی، سیمانت پرکاشن، ۱۹۹۱ء، ص ۳۱۳

۵۔ روشن نگینوی، غیر مطبوعہ مجموعہ کلام، غیب و حضور، پیش لفظ، مملوکہ: ڈاکٹر محمد امتیاز، سرحد یونیورسٹی، پشاور

۶۔ محمد امتیاز، ڈاکٹر، روشن نگینوی۔۔ ایک عہد ساز شاعر، مشمولہ: مشرق، روزنامہ، پشاور، ۲۷۔ فروری ۲۰۰۷ء، ص ۱۰۳

۷۔ محمد امتیاز، ڈاکٹر "روشن نگینوی کی غیر مطبوعہ بیاضیں" مشمولہ: معیار، اسلام آباد، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء، ص، ۱۱۰

۸۔ روشن نگینوی، اوجِ پاکستان، پشاور، یونیورسٹی بک ایجنسی، ۱۹۶۶ء، ص ۳

۹۔ روشن نگینوی، اوجِ پاکستان: سخن ہائے گفتنی، پشاور، یونیورسٹی بک ایجنسی، ۱۹۶۶ء، ص ۹

۱۰۔ روشن نگینوی، اوجِ پاکستان، پشاور، یونیورسٹی بک ایجنسی، ۱۹۶۶ء، ص ۱۷

۱۱۔ روشن نگینوی، اوجِ پاکستان: سخن ہائے گفتنی، پشاور، یونیورسٹی بک ایجنسی، ۱۹۶۶ء، ص ۱۰

۱۲۔ روبینہ رشید، "اوجِ پاکستان" کے تناظر میں روشن نگینوی کی قومی و ملی خدمات، مشمولہ: نورِ تحقیق، جلد ۳، ص ۲۰۹

۱۳۔ روشن نگینوی، تعارف: عبد الحمید عدمؔ، غیر مطبوعہ مجموعہ، نگینے، مملوکہ: ڈاکٹر محمد امتیاز، سرحد یونیورسٹی پشاور

۱۴۔ محمد امتیاز، ڈاکٹر، روشن نگینوی کی غیر مطبوعہ قلمی بیاضیں، مشمولہ: معیار، اسلام آباد، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۶ء، ص ۱۰۶

۱۵۔ سید اقتدار علی مظہر، مضمون: روشن نگینوی۔۔۔ ایک نغز گو شاعر، پشاور، پاکستان کونسل، ۱۴۔ فروری۔ ۱۹۷۱ء، ص ۳۴

References in Roman Script:

1. Abu-ul-ejaz,Kashaf Tankidi Istlahaat, IslamAbad, Muqtadtra Qoumi Zuban,1985,p.99
2. Sham-ur-Rehman Farooqi,Tabeer Ki Shara,Karachi,Academic Bazyaft, 2004,p.117
3. Rafi-Ud-Din Hashmi, Asnaf-e-Adab,Lahore,Sang-e-Meel Publications,2012,p.13
4. Wazeer Agha,Dr,Urdu Shairi Ka Mizaj,New Dehli,Seemant Parkaash,1991,p. 313
5. Roshan Naginvi,Gair Matboa Majmoa Qalam,Gaib-o-Hazoor,Paish Lafz,Mamloko,:Dr. Muhammad Imtiaz,Sarhad University, Lahore
6. Muhammad Imtiaz ,Dr.Roshan Naginvi –Aik Ahd Saz Shari,Masmoola: Mashriq ,Roznama ,Peshawar, Februaruy 27,2007p.103
7. Muhammad Imtiaz ,Dr.Roshan Nagnvi ki Ghair Matboa Biazien,Mashmola: Mayar,islam Abad,July to December,2016,p.110
8. Roshan Nagnvi, Ooj-e-Pakistan,Peshawer, University Book Agency, 1922, p.3
9. Ibid.p.9
10. Ibid.p.71
11. Roshan Nagnvi, Ooj-e-Pakistan,, Sukhan Hay Guftni ,Peshawer, University Book Agency, 1922, p.10
12. Rubina Rasheed,Ooje-e-Pakistan Kay Tanazur Mien Roshan Nagnvi Ki Qoumi-o-Milli Khidmat,Mashmola:Noor-e-Tahqeeq, Volume 3,p.209
13. Roshan Nagnvi, Taroof;Abdul Hameed Adam,Ghair Matboa Mamoa,Naginay ,Mamloka:Dr.Muhmmad Imiaz,Sarhad University,Peshawer
14. Muhammad Imtiaz ,Dr.Roshan Nagnvi ki Ghair Matboa Biazien,Mashmola: Mayar,islam Abad,July to December,2016,p.106
15. Syed Iqtadar Ali Mazhar, Mazmmon: Roshan Naganvi..Aik Nagz Go Shair,Peshawer, Pakistan Counsil,February 14,1971p.34